احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 8 فروری 1999ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر 6

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 8 فروری 1999ء - 21 شوال 1419 ہجری - 8 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 30

بیواؤں کی خدمت کا جذبہ

حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کی شہادت سے چند دن پہلے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اللہ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواوں کے لئے ایسا انتظام کردوں گا کہ میرے بعد ان کو کسی کی احتیاج نہ رہے گی۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب قصة البيعة)

احمدی ہر ملک میں یتیموں اور بیوگان کی پرورش کرنے والے بن جائیں

جماعت احمدیہ کو اہل دل ہی نہیں اہل بصیرت بھی ہونا چاہئے

اہل عراق کے بچوں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5- فروری 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن -5- فروری 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے گذشتہ خطبہ میں یتامیٰ اور بیوگان کا خیال رکھنے کا مضمون جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور چھ دیگر زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن اور بوسنین میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالے سے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے تو وہ مسکین کو کھانا کھلائے اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھے۔ عورتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو نہ مارو اور نہ برا بھلا کہو۔ ایک روایت میں حضرت عمرؓ نے عراق کی بیواؤں کی حالت بہتر بنانے کا عزم ظاہر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج وہی عراق کسی عمر کو ترس رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اہل عراق اور ان کے مجبوروں، بچوں، بیواؤں اور یتامیٰ کے لئے دعا کریں جو بہت مصیبت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ دعا کے سوا اور کوئی راہ ان کے لئے باقی نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کو نصیحت کی کہ اہل دل ہی نہیں اہل بصیرت بھی بنیں۔ جس ملک میں بھی احمدی دیکھیں کہ کوئی یتیموں اور بیوگان کی پرورش کرنے والا نہیں وہاں معاملے کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اس سے بڑے وسیع نتائج مرتب ہونگے۔ حضور نے فرمایا عورتیں ہی نہیں بعض مرد بھی مظلوم ہوتے ہیں۔ انکی بیویاں بڑی ظالم ہوتی ہیں اس لئے وہ زیادہ وقت گھر سے باہر گزارتے ہیں۔ ایسی عورتوں کو نصیحت ہے کہ وہ خود اپنا خیال کریں ایسے ماحول میں بچوں کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ عورتوں کو خاوندوں سے عزت سے پیش آنا چاہئے۔ تب وہ گھر بچوں کے لئے جنت بن سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بیوہ عورتوں کے نکاح کی طرف توجہ کی جائے بدقسمتی سے یہ خیال کہ بیوہ بیٹھی رہے تو بہتر ہے۔ یہ ظلم ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ بیوہ کا بغیر شادی کے رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ خاوند کر لینا بہت ثواب ہے۔ ایسی عورت بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر نکاح کرلے۔ حضور نے فرمایا اس میں بڑی عمر کی وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جن کو برے خیالات آتے ہی نہیں۔ اور ایسی پاک دامن عورتیں بھی جو ساری عمر پاک دامن رہتی ہیں مستثنیٰ ہیں۔ حضرت مصلح موعود کا ارشاد حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ قومی اخلاق کی درستی کے لئے ضروری ہے کہ بیوائیں قوم میں نہ رہنے دی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض بیوائیں اپنے بچوں کی خاطر ساری عمر شادی نہیں کرتیں۔ اگر وہ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں تو ان کو بھی شادی نہ کرنے کی اجازت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یتامیٰ اور مساکین کی خدمت کے لئے جو کوششیں قادیان میں کی گئی تھیں وہ اب دنیا بھر کے ممالک میں رنگ لاچکی ہیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے ذاتی طور پر یتامیٰ اور دیگر مساکین کے لئے مئی 1926ء میں ایک ادارہ دارالشیوخ کے نام سے قائم کیا۔ آپ اپنی ذاتی کوششوں سے اس کے لئے اخراجات مہیا کیا کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت میر صاحب کی خدمات کے بیان میں تین روایتیں بیان فرمائیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے کس غیر معمولی محنت سے یتامیٰ اور مساکین کا خیال رکھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت میر صاحب اس ادارے کو اپنا باغ کہا کرتے تھے۔ یہ باغ جو اللہ کی خاطر لگایا گیا اور اس کی آبیاری کی گئی اس نے ایسے دلکش پھل دیئے کہ ایک ایسے ہی شخص کے بارے میں جو دارالشیوخ کے ذریعے پڑھا حضور نے فرمایا کہ اس نے ایک کروڑ روپیہ یتامیٰ پر خرچ کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج ایک عالم جل رہا ہے، عراق بھی۔ سیاستدان بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں مگر سارا زمانہ محتاج ہے۔ اس کے لئے آنکھ کے پانی سے علاج کرنا ہوگا۔ ایک حکایت کے حوالہ سے فرمایا کہ سب پانی خشک ہو گئے سوائے یتیم کی آنکھ کے پانی کے۔ حضور نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ سب دنیا کے پانی بھی سوکھ جائیں تو اے احمدی تمہاری آنکھ کا پانی نہ سوکھے۔ بلکہ اس باغ کی آبیاری کرے اس آگ کو بجھائے۔ خدا جماعت کو توفیق بخش رہا ہے خدا اور بخشے۔ اگر آج آپ نے دنیا کا ساتھ چھوڑ دیا تو پھر اور کوئی دوسرا ان کا ساتھ نہ دے گا۔ آج دنیا میں ہر نیکی کا استحکام جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اپنی دعاؤں سے آنکھ کا پانی برسائیں اور خدمت خلق کے باغات کی اس سے آبیاری کریں۔ اللہ ہماری توفیق کو بڑھائے یہ ہمارے بنیادی مقاصد میں داخل ہے۔ اللہ سے تعلق اور بنی نوع سے تعلق دو ہی تو باتیں ہیں۔ اگر بنی نوع سے تعلق نہ ہوگا تو خدا رحمت کا ہاتھ بھی اٹھا لیا کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا خدا کرے کہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کا نام ان رجسٹروں میں لکھا جائے جن سے اللہ محبت کرتا ہے۔

قومی فریضہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"رسول کریم ﷺ کے زمانہ کا واقعہ ہے ایک بچہ یتیم رہ گیا تو بعض صحابہؓ میں آپس میں لڑائی شروع ہو گئی۔ ایک کہتا میں اس کی پرورش کروں گا۔ دوسرا کہتا میں اس کی پرورش کروں گا آخر رسول کریم ﷺ کے پاس یہ معاملہ پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ بچہ سامنے کرو اور وہ جس کو پسند کرے اس کے سپرد کردو"

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 497)

"ضروری ہے کہ ساری قوم کا کریکٹر بن جائے کہ جب کوئی فوت ہو تو یہ سوال نہ ہو کہ کون اس کے بچوں کی پرورش کرے گا بلکہ لوگ خود دوڑتے ہوئے جائیں اور ان بچوں کو سینہ سے لگاتے ہوئے اپنے گھروں میں لے جائیں اور اپنے بچوں کی طرح بلکہ اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر ان سے محبت اور پیار اور نرمی اور شفقت کا سلوک کریں۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 497)

رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یتامیٰ کی خبرگیری کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی۔ مشرکین مکہ مارے جاتے تھے تو ان کے یتیم بچوں کی کوئی دیکھ بھال نہیں کرتا تھا مگر مدینہ کے لوگ اپنے یتامیٰ کو سر پر اٹھا لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مدینہ کے لوگ ایثار اور قربانی سے ڈرتے نہیں تھے۔"

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 220)

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو کر کے اپنی رقوم براہ راست امانت کفالت یکصد یتامیٰ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔ فی الوقت ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار تک ماہوار ہے۔ الحمدللہ کہ اس وقت تقریباً گیارہ صد یتیم بچوں کی باحسن طریق کفالت کی توفیق مل رہی ہے۔

سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ

خطبہ جمعہ

جب بھی دل میں دین اور بنی نوع انسان کا درد اٹھے تو اس کے نتیجے میں جو دعائیں پیدا ہوتی ہیں وہ بہت طاقتور ہوتی ہیں

محض خشوع وخضوع اور آنکھوں سے آنسو جاری ہونے کو نیک بندوں کی علامت قرار نہیں دیا جاسکتا

حیا کے مضمون کی قرآن وحدیث کے حوالہ سے مختلف تفاصیل کا بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 23۔ اکتوبر 1998ء بمطابق 23۔ اخاء 1377 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ البقرہ کی آیات 45 تا 47 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ان آیات سے تعلق رکھنے والی احادیث کا بیان بھی گزر چکا ہے اور حضرت مسیح موعود (۔) کے اقتباسات بھی اکثر میں پڑھ چکا ہوں۔ جو چند اقتباسات باقی ہیں آج انہی سے خطبہ شروع ہوگا۔ اس میں پہلا حصہ تو ایسا ہے جو پہلے بھی پڑھا جا چکا ہے مگر آخر پر جو مضمون بیان ہوا ہے وہ اس سے مختلف ہے۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں۔ ”بہت سے ایسے فقیر میں نے بچشم خود دیکھے ہیں اور ایسا ہی بعض دوسرے لوگ بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ کسی دردناک شعر کو پڑھنے یا دردناک نظارہ دیکھنے یا دردناک قصہ کے سننے سے اس جلدی سے ان کے آنسو گرنے شروع ہو جاتے ہیں جیسا کہ بعض بادل اس قدر جلدی سے اپنے موٹے موٹے قطرے برساتے ہیں کہ باہر سونے والوں کو رات کے وقت فرصت نہیں دیتے کہ اپنا بستر بغیر تر ہوئے کے اندر لے جاسکیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ' روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 194)

یہ جو تشریح فرمائی ہے بہت ہی دلچسپ ہے اور راتوں کو باہر سونے والے' جیسا کہ ربوہ میں ہم گرمیوں میں باہر ہی سویا کرتے تھے' ان کو اس بات کا تجربہ ہے کہ بعض دفعہ بارش اتنا زور سے' اتنا اچانک برستی ہے کہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ اپنے بستر کے کپڑے سنبھال لے' سنبھالتے سنبھالتے وہ گیلے نہ ہو چکے ہوں تو اندر اکثر بھیگے ہوئے بستر ہی پہنچا کرتے تھے۔ تو **حضرت مسیح موعود (۔) ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی بڑے غور سے دیکھتے اور موقع اور محل پر اس یاد کو استعمال فرمایا کرتے تھے** چنانچہ اس موقع پر بھی آپ نے فقیروں کی آنکھوں سے گرنے والے قطروں کی بہت ہی پیاری مثال دی ہے۔ یعنی ان کے قطرے تو پیارے نہیں ہیں جو گرتے ہیں مگر مثال بہت عمدہ ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ واقعۃً بعض لوگ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (۔) فرما رہے ہیں آپ نے خود دیکھے ہیں کہ اچانک ان کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کہاں سے آئے' کب پیدا ہوئے کچھ سمجھ نہیں آتی۔

آگے جا کر فرماتے ہیں' ”میں اپنی ذاتی شہادت سے گواہی دیتا ہوں کہ اکثر ایسے شخص میں نے بڑے مکار بلکہ دنیاداروں سے آگے بڑھے ہوئے پائے ہیں اور بعض کو میں نے ایسا خبیث طبع اور بددیانت اور ہر پہلو سے بدمعاش پایا ہے کہ مجھے ان کی گریہ وزاری کی عادت اور خشوع وخضوع کی خصلت دیکھ کر اس بات سے کراہت آتی ہے کہ کسی مجلس میں ایسی رقت اور سوز وگداز ظاہر کروں۔“ یعنی سوز وگداز پیدا بھی ہو تو بمشکل ضبط کرتا ہوں اور ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ ایسے بدبختوں کا نظارہ کیا ہوا ہے اور ان کی یاد حائل ہو جاتی ہے اس بات میں کہ میں بے اختیار اپنے دل سے اٹھنے والے سوز وگداز کو اجازت دوں کہ وہ آنکھوں سے برسے۔

”ہاں کسی زمانے میں خصوصیت کے ساتھ یہ نیک بندوں کی علامت تھی“ اب تو بدوں سے دنیا بھر گئی ہے کسی زمانے میں نیک لوگ یہ کیا کرتے تھے اور ان پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ”مگر اب تو اکثر یہ پیرایہ مکاروں اور فریب دہ لوگوں کا ہو گیا ہے۔ سبز کپڑے' بال سر کے لمبے' ہاتھ میں تسبیح' آنکھوں سے دمبدم آنسو جاری“ یہ نظارہ پاکستان کے فقیروں کو جس نے دیکھا ہو یا بنگلہ دیش کے فقیروں کو دیکھا ہو وہ گواہی دے گا کہ بعینہٖ یہی کیفیت ہوتی ہے لوگوں کی۔ ”لبوں میں کچھ حرکت گویا ہر وقت ذکر الٰہی زبان پر جاری ہے اور ساتھ ساتھ اس کے بدعت کی پابندی۔ یہ علامتیں اپنے فقر کی ظاہر کرتے ہیں مگر دل مجذوم' محبت الٰہی سے محروم“ مجذوم وہ جسے کوڑھ ہوا ہو۔ محبت الٰہی کی علامتیں ظاہر کرتے ہیں مگر کوڑھی دل سے محبت الٰہی کیسے اٹھ سکتی ہے۔

”دل مجذوم مگر محبت الٰہی سے محروم۔ اِلّاماشاءاللہ۔ راست باز لوگ میری اس تحریر سے مستثنٰی ہیں۔ جن کی ہر ایک بات بطور جوش اور حال کے ہوتی ہے“ وہ لوگ جو دل کے طبعی جوش سے بغیر کسی بناوٹ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں فرمایا وہ لوگ مستثنٰی ہیں۔ جو ”بطور جوش اور حال کے ہوتی ہے نہ بطور تکلف اور قال کے“ تکلف کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ دکھاوا ہے بناوٹ ہے اور حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور قال سے مراد ہوتی ہے کہنا' صرف کہنے کی باتیں ہیں حقیقت کی باتیں نہیں ہیں۔ ”بہرحال یہ تو ثابت ہے کہ گریہ وزاری اور خشوع وخضوع نیک بندوں کے لئے کوئی مخصوص علامت نہیں“ یعنی ان باتوں کو دیکھنے کے بعد ایک بات تو قطعیت سے ثابت ہو جاتی ہے کہ **محض خشوع وخضوع اور آنکھوں سے آنسو جاری ہونے کو نیک بندوں کی علامت قرار نہیں دیا جاسکتا۔**

”بلکہ یہ بھی انسان کے اندر ایک قوت ہے جو محل اور بے محل صورتوں میں حرکت کرتی ہے۔“ پس یہ قوت طبیعیہ جس کے نتیجے میں دل حرکت میں آتے ہیں اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں یہ دونوں صورتوں میں ہمیں جلوہ گر دکھائی دیتی ہیں بدوں کی صورتوں میں بھی اور نیکوں کی صورتوں میں بھی لیکن ان کی پہچان الگ الگ ہے اور سب سے زیادہ وہ شخص خود جانتا ہے جس کے دل سے ذکر الٰہی کے وقت محبت جوش مارتی ہے اور آنکھوں سے برستی ہے یا نہ بھی برسے تو زور اتنا مارتی ہے کہ گویا برس ہی جائے گی۔ تو اس پہلو سے اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے کہ کیا ہمارے دل واقعۃً ایسے ہی ہیں جن کو حضرت

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

مسیح موعود(-) نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ گویا اللہ کی رضا کی نگاہیں ہر وقت ان پر پڑتی ہوں۔

ایک اور اقتباس حضرت مسیح موعود(-) کا میں نے ملفوظات جلد 5 صفحہ 59 سے لیا ہے یعنی جدید ایڈیشن میں یہ صفحہ درج ہے۔ آپ فرماتے ہیں "ابتدائے اسلام میں جو کچھ ہوا وہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکے کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپؐ نے مانگیں"۔ اب گلیوں میں رو رو کر مانگیں۔ ایک تو اس سے آپؐ کی دردناک کیفیت کا اظہار ہوتا ہے' ایسی دردناک کیفیت کہ اسے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے کے تعلق میں نظرانداز کر ہی نہیں سکتا تھا۔ دوسرے گلیوں میں رونا تو بظاہر دکھاوے کی علامت ہوتی ہے مگر کچھ لوگ دکھاوے بھی کرتے ہیں اور کچھ بے اختیار ہو کر روتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ دوسری قسم کی مثال ہے کہ آپؐ بے اختیار ہو کر روتے تھے اور اس کا نتیجہ کیا ہوا خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر جو دعائیں آپ نے مانگیں۔

"جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی۔ یہ کیفیت تھی ان کی کمزوری کی۔ تو جو کچھ بھی انقلاب برپا ہوا وہ صحابہ کی قوت سے نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں ہی سے ہوا۔ پس اس میں ایک سبق ہم سب کے لئے یہ ہے کہ **جب بھی دل میں (دین) اور بنی نوع انسان کا درد اٹھے تو اس کے نتیجے میں جو دعائیں پیدا ہوتی ہیں وہ بہت طاقتور ہوتی** ہیں۔ اور اگر درد نہ اٹھے یا بناوٹ سے اٹھے تو کوئی دعا بھی نہیں بنتی۔ اس کے نتیجے میں کبھی دنیا میں انقلاب برپا نہیں ہوا۔

تو جب تک بنی نوع انسان کے لئے گداختہ دل انسان پیدا نہ کرے' **ایسا دل جس میں سچی ہمدردی ہو' کسی کا غم کسی دوسرے زمین کے کنارے پر ہو اور اس کے دل کو ستائے اگر ایسا دل ہے تو ایسے دل سے اٹھنے والی دعائیں خواہ آنسو نہ بھی نکل رہے ہوں پھر بھی مقبول ہوتی ہیں۔** پس اس کیفیت کو مضبوطی سے پکڑ لیں' حرزِ جان بنالیں' اس سے کبھی الگ نہ ہوں کیونکہ ہم نے دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کرنے کا اعادہ کر رکھا ہے' ارادہ کر رکھا ہے۔ اور اعادہ غلطی سے کہا مگر اصل میں اعادہ ہی کہنا چاہئے تھا کیونکہ پہلے انقلابات تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں برپا ہو گئے تو اب انہی انقلابات کے اعادہ کرنے کا ہم نے ارادہ کر رکھا ہے۔

ایک اور اقتباس آئینہ کمالات اسلام' روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 185 سے لیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "اللہ جلشانہ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن و جمال پر علم کامل رکھتے ہیں۔ خشیت اور دین در حقیقت اپنے مفہوم کی رو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم دین کے مفہوم کو متلزم ہے۔ پس اس آیت کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ دین کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات و صفاتِ باری ہے۔"

اب یہ عبارت عام لوگوں کے لئے جو اردو اور دین کا گہرا علم نہ رکھتے ہوں ان کے لئے سمجھنا مشکل ہے اس لئے خطبہ تو تمام احمدیوں کے لئے ہوتا ہے اس لئے میں اس کو ذرا تشریح سے سمجھانا چاہتا ہوں۔ "اللہ جلشانہ" جب ہم کہتے ہیں اللہ جلشانہ تو مراد ہے وہ اللہ جس کی شان بہت بلند ہے۔ "اللہ جلشانہ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت" یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت جو ساری کائنات پر اور اس سے پرے وسیع ہے اور "قدرت" یعنی جس کے اندر یہ طاقت ہے ہر وقت اور ہر لحظہ کہ وہ اپنی قدرت کے کاروبار دکھاتا رہے اور قدرت کی رونمائی اس طرح کرتا رہے کہ ہمیں نہ بھی علم ہو تو ہم سے بے نیاز وہ اپنی قدرت کے جلوے دکھا رہا ہے۔ جتنی کائنات میں وسعت ہے اس کی طرف عظمت نے اشارہ فرمایا۔ یعنی عظیم کائنات ہے یا اس کی مخلوقات عظیم ہیں اور ان سب میں اس کی قدرت کی جلوہ نمائی ہے خواہ ہمیں اس جلوہ نمائی کا علم ہو یا نہ ہو۔

"اور احسان اور حسن" دو باتیں اس کائنات پر نظر ڈالنے سے یقینی طور پر علم میں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو بھی قدرت نمائی اس نے فرمائی ہے' جو بھی تخلیق کی ہے اس میں احسان سے کام لیا ہے۔ "احسان" کسی غریب پر' کسی بے بس پر رحم کرنے کے نتیجے میں جو سلوک آپ اس سے کرتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی کیا ہم سب کے لئے وہ بطور احسان کے کیا ہے نہ کہ ہمارا اس پر حق تھا۔ اور یہ احسان کائنات کے ذرے ذرے میں دکھائی دیتا ہے۔ اس مادے میں بھی دکھائی دیتا ہے جس مادے میں ہم سمجھتے ہیں کہ احساس کی طاقت نہیں ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ میں کیسے اس احسان کا شکریہ ادا کروں مگر قرآن کریم کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مادے میں بھی ایک احساس کا مادہ ضرور ہے۔ وہ ایسا مادہ ہے جسے ہم سمجھ نہیں سکتے مگر اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے اور کوئی احسان بھی اس کا ایسا نہیں کہ جس پر ہو اس کو اس کا احساس نہ ہو۔ یہ بھی ایک عجیب قدرت نمائی ہے۔

تو حضرت مسیح موعود(-) کے ارشاد کے مطابق احسان اور حسن' احسان تو ہے اس مادے پر' اس شخص پر' اس ذات پر جس کو اس نے عظیم قدرت سے پیدا فرمایا اور اس احسان کو دیکھنے کے لئے ہمیں اس میں ایک حسن بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس وہ جو صرف دیکھ رہے ہیں' دوسروں کو دیکھ رہے ہیں وہ غور کریں تو اللہ تعالیٰ کی ہر صنعت میں ایک حسن ہے۔ اور وہ حسن نظروں کو چندھیا دینے والا حسن ہے اور جمال بھی ہے' حسن اور جمال۔ حسن دراصل فطرت کے اندر جو گوندھی ہوئی خصلتوں کی خوبصورتی ہے زیادہ تر اس کو حسن کہتے ہیں۔ لیکن حسن ظاہر میں بھی' نقوش میں بھی دکھائی دیتا ہے مگر اگر زیادہ احتیاط سے لفظ بولے جائیں تو جو ظاہری خوبصورتی رکھتا ہے اس کو جمال کہتے ہیں۔ تو جب آپ کسی شخص کی تعریف کریں کہ اس کے حسن و جمال سے ہم بہت متاثر ہیں تو مراد یہ ہے کہ صرف ظاہری دکھائی دینے والے حسن سے نہیں بلکہ اس کی فطرت کے حسن سے' اس کی عادات کے حسن سے' اس کی بول چال سے' اس کے ذہن اور دل کی قوتوں سے۔ ان سب پر لفظ حسن چھایا ہوا ہے' ان سب سے ہم متاثر ہیں جب ہم یہ کہنا چاہیں تو کہیں گے اس کے حسن سے ہم متاثر ہیں۔ اور اس کے ساتھ جب جمال کا لفظ بولتے ہیں تو ظاہری حسن جو اس میں ہوتا ہے اس کے لئے یہ جمال کا لفظ استعمال کر کے اسے حسن سے ذرا الگ کر دیتے ہیں کہ ظاہر میں بھی خوبصورت' باطن میں بھی خوبصورت' اس کا اندر باہر خوبصورت ہے' اس کا ظاہر بھی' اس کا چھپا ہوا بھی سب خوبصورت ہے۔

تو فرمایا "اور احسان اور حسن و جمال پر علم کامل رکھتے ہیں"۔ "علم کامل کون رکھتے ہیں جو ڈرتے ہیں اور جو ڈرتے ہیں وہ تبھی ڈرتے ہیں کہ علم کامل رکھتے ہیں ورنہ علم کامل نہ ہونے کے نتیجے میں خوف بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ جتنا علم ناقص ہو اتنا خوف کم ہوتا جاتا ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کسی چیز کے گزند سے آپ پوری طرح واقف نہ ہوں' یہ پتہ ہو کہ یہ کھانے میں ذرا بدمزہ ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ یہ بدمزہ زہر ہے جو آپ کو ہلاک بھی کر سکتا ہے تو بعض دفعہ یونہی چکھنے کے لئے آپ منہ مار بھی دیتے ہیں۔ تو فرمایا **اللہ تعالیٰ کے ساتھ خشیت کا تعلق' اس کے ساتھ خوف کا تعلق علم کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے اتنے رستے ہیں' ایسے ایسے رستوں سے وہ آتا ہے اور گھیر لیتا ہے کہ انسان کا تصور بھی ان تک نہیں پہنچ سکتا۔**

تو وہ خدا کے کامل بندے جن کو علم ہو کہ اللہ کی شان کیا ہے' جو اس کی قدر پہچانتے ہوں اور اس کی قدر پہچاننے کے لئے قرآن کریم نے اتنا کثرت سے اس مضمون کو کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ کوئی بھی عذر انسان کے پاس باقی نہیں رہا۔ تو فرماتے ہیں "اور حسن و جمال پر علم کامل رکھتے ہیں" کامل کا لفظ جو فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا ہے کیونکہ ان ڈرنے والوں کا ذکر ہے جو کامل ڈرنے والے ہیں۔ جب ڈرنے والے کامل ہوں تو حسن و جمال بھی کامل ہونا چاہئے۔ اگر ڈرنے والے ناقص ہوں تو حسن و جمال کا علم بھی ناقص ہو گا۔ یہ لازم ملزوم ہیں۔

"خشیت اور (دین) در حقیقت اپنے مفہوم کی رو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم (دین) کے مفہوم کو متلزم ہے۔" جو لازم ملزوم کا میں نے محاورہ بولا تھا یہی وہ لفظ ہے متلزم جو اس کو ظاہر فرما رہا ہے۔ (دین) بھی خشیت ہی کا دوسرا نام ہے۔ (دین)

ہی علم کامل کا دوسرا نام ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ (دین) علم کامل کا دوسرا نام کیسے ہو گیا یہ مفہوم غور کرنے اور سمجھنے کے لائق ہے۔ (دین) کا عام معنیٰ تو یہی ہے کہ ہم نے تسلیم کر لیا' اس کے سامنے اپنا سر خم کر دیا اور (دین) کا دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ کسی کو سلامتی کا پیغام دیا کہ ہماری طرف سے تمہیں سلامتی پہنچے گی۔

اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رضا سے راضی ہو جانے کا تعلق ہے (دین) کا یہ مفہوم بالکل ظاہر و باہر ہے۔ اور اللہ کو ہم سے سلامتی کیسے پہنچ سکتی ہے' وہ تو خود سلام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری طرف سے اللہ کو ہمیشہ سلامتی کی خبر پہنچے گی۔ ہم اس کی خاطر جب دنیا کے لئے سلامتی کے ضامن ہو جائیں گے تو اللہ کے حضور (دین) اسی کی دوسری صورت ہے۔ اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچا ہی نہیں سکتے جب تک کہ اس کے سلام ہونے پر غور نہ کریں اور یہی معنیٰ ہے جس کو حضرت مسیح موعود(-) یہاں بیان فرمانا چاہتے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اللہ چونکہ سلام ہے اس لئے اس سلام کے حضور اپنی تسلیم کی گردن خم کرنے کا نام (دین) بھی ہے اور خشیت بھی۔ کیونکہ اللہ کی سلامتی کا تصور جب آپ کرتے ہیں کن معنوں میں وہ سلام ہے تو اس میں وہ تمام خوبیاں پیش نظر رکھنی پڑتی ہیں جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو کوئی ضرر نہ پہنچ سکے اور جہاں جہاں ضرر پہنچ سکے گا وہاں ظاہر ہے کہ انسان کے لئے خوف کا مقام ہوگا۔ تو اللہ اگر کسی کو ضرر پہنچائے گا باوجود سلام ہونے کے تو لازماً اس کے اندر کوئی کمزوری اور کوئی خرابی پائی جاتی ہے جس کے نتیجے میں مجسم سلام ہونے کے باوجود وہ اسے کوئی ضرر پہنچاتا ہے۔

یہ اگرچہ باریک اور پیچ دار مضمون دکھائی دیتا ہے مگر ہے بالکل درست اور اسی طرح۔ تو حضرت مسیح موعود(-) یہ ظاہر فرمانا چاہتے ہیں کہ جب تم اللہ کو سلام جانتے ہوئے' اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے پھر بھی دیکھتے ہو کہ اس کی طرف سے بعض چیزوں کو ضرر پہنچتا ہے تو اتنا ہی زیادہ خوف کا مقام پیدا ہو جاتا ہے یعنی سلام۔ سمجھنے کے نتیجے میں بے خوفی آتی ہے اور جہاں جہاں وہ سلام نہ پہنچ رہا ہو اس کے نتیجے میں ایک خوف پیدا ہونا چاہئے کہ خدا نہ کرے ہم بھی تو ایسے نہیں کہ جنہیں خدا اپنے سلام سے محروم کر دے۔ یہ مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگرچہ پیچدار ہے مگر بالکل واضح اور حضرت اقدس مسیح موعود(-) جیسے عارف باللہ پر تو یہ ایک ہی مضمون کے دو نام ہیں۔

فرمایا "کمال خشیت کا مفہوم (دین) کے مفہوم کو مستلزم ہے۔ پس اس آیت کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ (دین) کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات و صفات باری ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام) حضرت اقدس مسیح موعود(-) کی یہ کتاب آئینہ کمالات اسلام بہت لوگوں نے پڑھی ہوگی کبھی ایک دفعہ کبھی دو کبھی تین دفعہ۔ مگر یہ نمونہ میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) جہاں کمالات (دین) کی بات کرتے ہیں اس کے لئے آئینہ دکھاتے ہیں تو ان کمالات کو سمجھنے کے لئے انسان کو کچھ نہ کچھ صاحب کمال بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جتنا وہ صاحب کمال بننے میں کوتاہی کرے گا اتنا ہی اس آئینے میں کم جلوہ دیکھے گا۔ آئینہ تو گندہ نہیں ہے مگر نظر دھندلائی ہوئی ہے۔ پس بعض دفعہ تو آئینہ دیکھنے میں اس لئے شکل خراب آتی ہے کہ آئینہ دھندلایا ہوا ہوتا ہے مگر حضرت مسیح موعود (-) نے جو آئینہ دکھایا ہے کمالات (-) کا اس میں کوئی بھی کسی قسم کا عیب نہیں' کوئی دھندلاہٹ نہیں مگر دیکھنے والے نظریں مختلف رکھتے ہیں۔ بعض لوگ بے چارے جو کسی آنکھ کی بیماری کا شکار ہوں بعض دفعہ بالکل آئینہ قریب کر کے دیکھتے ہیں اور بمشکل ان کو دکھائی دیتا ہے کہ نقص کیا ہیں یا جمال ہے تو کیا ہے۔ تو آپ کو بھی آئینہ کمالات اسلام کا مطالعہ کرتے وقت اسی طرح گہرائی سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

اب یہ آخری اقتباس جو میں نے اس مضمون میں چنا ہے وہ ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن سے لیا گیا ہے۔ "آنسو کا ایک قطرہ بھی دوزخ کو حرام کر دیتا ہے" اب اس سے پہلے آپ نے ان موٹے موٹے قطروں کی باتیں سنی ہیں جو ہر وقت موسلا دھار بارش کی طرح برس رہے ہوتے ہیں اور ایک قطرہ وہ بھی ہے جو اکیلا ہی اس بات کے لئے کافی ہے کہ اس قطرہ ٹپکانے والے پر جہنم حرام ہو جائے۔ وہ کیا قطرہ ہے' کیسی صورت میں وہ قطرہ گرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "ہاں اگر اللہ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو" اور یہ ساری پہلی باتیں اسی تعلق میں بیان ہو چکی ہیں یہ غلبہ کیسے ہوتا ہے۔ اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے تو یقیناً دوزخ حرام کر دیتا ہے۔ "پس انسان اسی سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آ جائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔"

اب یہ دو باتیں بظاہر تضاد رکھتی ہیں ایک جگہ فرمایا کہ ایک قطرہ بھی جہنم کو حرام کرنے کے لئے کافی ہے اور ساتھ ہی فرمایا "پس انسان اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں" فرمایا جس قطرے کی میں بات کر رہا ہوں وہ محض آنکھ سے گرنے والا آنسوؤں کا قطرہ نہیں اس کی کچھ اور صفات ہیں جو دل سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور کیوں اٹھا دل سے؟ اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ آنسوؤں سے گرنے والے قطروں کی تو بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ وہ آنسوؤں سے گرنے والے قطرے جہنم سے نجات دینے کے لئے کافی نہیں ہیں حالانکہ ان میں بہت سے آنسو ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جو تکلف کے بغیر دل سے اٹھے ہوئے ہوں۔ ان آنسوؤں میں اور اس آنسو کے قطرے میں کیا فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے۔

"اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے" جب خشیت کا غلبہ دل میں ہو تو اس سے مراد دائمی غلبہ ہے۔ ایک ایسا وقت آ جائے کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی خشیت دل پر غالب آ چکی ہو اور جب ایک دفعہ وہ خشیت غالب آ جائے تو پھر اس کی واپسی ممکن نہیں ہوا کرتی اور ایسی زندگی انسان کو خود دیتی ہے کہ اس میں بعض اوقات ایک قطرہ وہ تبدیلی پیدا کر دیتا ہے جو اس کے دل سے اٹھنے والی موسلا دھار بارشیں نہ کر سکیں۔ تو اس قطرے کی تلاش رکھنی چاہئے جو ایسی خشیت کے نتیجے میں ہو جو آ کر ٹھہر جایا کرتی ہے۔ پھر دل کا یہ موسم بدلا نہیں کرتا کیونکہ اللہ کا خوف اس کی عظمت کو پہچاننے کے نتیجے میں دل پر طاری ہوتا ہے۔

فرماتے ہیں اگر ایسا نہیں کرو گے تو روتے روتے آنکھیں دکھا لو گے اس سے زیادہ تو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ "میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ لیکن یہ گریہ و بکا نصیب نہیں ہوتا جب تک خدا کو خدا اور اس کے رسول کو رسول نہ سمجھے اور اس کی سچی کتاب پر اطلاع نہ ہو۔" تو یہ جو ساری باتیں ہیں آخری فقرے کی وہ میں پہلے خطبات میں بیان کر چکا ہوں اس لئے اس آیت کریمہ سے متعلق جو میں نے آپ کو نصیحتیں کرنی تھیں وہ اس آخری فقرے پر مکمل کرتا ہوں۔

اب یہ دوسری آیت کریمہ ہے جس کا حیا سے تعلق ہے۔ اس مضمون کو بھی تفصیل سے سمجھانے کی ضرورت ہے کہ حیا کیا ہوتی ہے اور کبھی اللہ حیا کرتا ہے۔ یعنی اللہ بھی حیا کرتا ہے اور کبھی اللہ حیا نہیں کرتا۔ کبھی رسول بھی حیا کرتا ہے اور کبھی رسول حیا نہیں کرتا۔ تو حیا کے کون سے مواقع ہیں اور حیا نہ کرنے کے کون سے مواقع ہیں۔ اس ضمن میں جو حیا والی آیت اس وقت میرے سامنے ہے وہ میں پڑھوں گا تو سہی مگر اس کی تفصیل سے تشریح کی ضرورت نہیں کیونکہ اس آیت کریمہ سے متعلق میں نے اپنی کتاب 'Revelation' میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ایک پورا لمبا 'Chapter' ایک باب اس پر وقف ہے۔ پس وہ لوگ جن کو انگریزی آتی ہے وہ وہاں سے اس کا مطالعہ کر لیں۔ تو اس آیت کے معنے کہ خدا کیوں نہیں شرماتا' جبکہ دوسرے مقامات پر اللہ تعالیٰ کے شرمانے کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ تو انسان کو بھی وہاں نہیں شرمانا چاہئے جہاں خدا کی شان ہے کہ نہیں شرمانا اور جہاں شرمانے کا حق ہے وہاں ضرور شرمانا چاہئے۔ یہ شرمانے کا مضمون کہاں آپ پر لازم

ہے اور کہاں لازم ہے کہ نہ شرمائیں۔ یہ آئندہ ایک دو خطبات کا موضوع ہوگا۔

وہ آیت کریمہ یہ ہے (-) (سورۃ البقرہ آیت 37) یقیناً اللہ نہیں شرماتا کہ ایک مچھر کی مثال بیان فرمائے فمافوقھا اور اس کی جو اس پر ہے۔ فوقھا کا ایک معنی تو اکثر آپ تراجم میں پڑھتے ہوں گے یہ وہ معنی ہیں جو اس آیت کی گہرائی میں اترنے کے لئے سمجھنے ضروری ہیں ورنہ اس کے فوق پہ ہی رہیں گے اور اس کے اندر نہیں اتر سکیں گے۔

(فرمایا) مچھر کے اوپر کیا ہے۔ اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے کہ مچھر کے علاوہ اس سے کم تر مثال۔ حالانکہ فمافوقھا کا یہ مطلب نہیں ہے۔ میں نے مختلف اہل لغت جو بڑے ائمہ لغت ہیں ان کا مطالعہ کر کے دیکھا ہے حضرت امام راغب اس مضمون پر خوب کھل کے روشنی ڈالتے ہیں کہ فوقھا کا معنی ہے جو اس پر چڑھا ہوا ہے' اور زمین کی مثال' پہاڑوں کی مثالیں یہ ساری مثالیں دے کر واضح فرماتے ہیں کہ فوقھا کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو مچھر پہ ہے اور مچھر پر کیا ہوتا ہے۔ مچھر پر اس بیماری کے جراثیم چڑھے ہوئے ہوتے ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ مہلک بیماری ہے۔ دنیا میں جتنی اموات ہوتی ہیں براہ راست یا بالواسطہ اس بیماری سے تعلق رکھتی ہیں یعنی ان کی بھاری اکثریت نہ کبھی جنگوں سے ایسی تباہی آئی نہ کسی وبا سے اتنی موتا موتی ہوئی جتنا ملیریا کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ ملیریا سے براہ راست مرنے والوں کی تعداد بھی کروڑہا تک پہنچ جاتی ہے اور ملیریا جو اثرات پیچھے چھوڑ جاتا ہے اس سے بھی کروڑہا اموات ہوتی رہتی ہیں اور بیماریاں لگی رہتی ہیں۔ اب سندھ کے علاقے میں لوگ جانتے ہیں کہ ان کو پھیپھڑوں کی بیماریاں لگ جاتی ہیں' گنٹھیا ہو جاتا ہے' سل ہو جاتی ہے اور نمونیہ سے مرجاتے ہیں یہ ساری خرابی دراصل مچھر نے کی ہوئی ہے۔ مچھر نے کاٹ کاٹ کے ان کو ایسا بخار چڑھایا جس میں انسان چادر اوڑھ لیتا ہے اور جب بخار ٹوٹتا ہے تو انسان چادر اتار دیتا ہے اور اس قدر سردی ماحول میں ہوتی ہے کہ وہ اس فرق کی وجہ سے بڑا سخت بیمار ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو بہرحال تفصیلی بحثیں ہیں ان میں میں اب یہاں نہیں جانا چاہتا مگر میں سمجھ رہا ہوں کہ جن علاقوں میں ملیریا ہے وہ جانتے ہیں کہ مچھر کی کیسی بڑی تباہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس سے شرماتا نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ **مچھر پیدا کرنے میں کچھ گہرے راز ہیں۔ ان بیماریوں کے نتیجے میں انسانی ارتقاء میں مدد ملی ہے اور انہی بیماریوں کے نتیجے میں جو مچھر نے پھیلائی ہیں جانوروں میں بھی آغاز سے بہت زیادہ ارتقاء کی طرف قدم اٹھا ہے اور انسان کے اندر جو مدافعاتی نظام ہے وہ سارا مچھر کی بیماری کے نتیجے میں مقابلے کی کوشش میں پیدا ہوا ہے۔** اب یہ مضمون ایسا ہے جو ایک علم کا جہان اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی طرف اصل میں اشارہ ہے۔ اللہ کا یہ مطلب نہیں کہ میں بیماریاں پیدا کرنے سے نہیں شرماتا۔ فرمایا تم جس کو سمجھتے ہو کہ قابل شرم بات ہے تم سوچتے نہیں کہ وہ قابل شرم بات نہیں وہ قابل افتخار بات ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو تم آج اتنی ترقی نہ کرسکتے اور اس ترقی میں اس چھوٹے سے کیڑے نے دخل دیا ہے اور اس چیز نے فمافوقھا جس کو یہ اٹھائے پھرتا ہے۔

تو یہ بہت ہی گہرا اور دلچسپ مضمون ہے اور یہاں سے حیا کرنا اور حیا نہ کرنا ہم پر واضح ہو جاتا ہے۔ اگر حیا کریں تو بظاہر لوگ سمجھیں کہ حیا کرنے میں ہماری سبکی ہے لیکن اگر آخری صورت میں ہماری حیا کا مقصد اصلاح ہے اور وہ اصلاح بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے تو اپنی حیا سے شرمانا نہیں چاہئے۔ اس آیت کا مفہوم پھر یہی بنے گا کہ اللہ اپنی حیا سے نہیں شرماتا کیونکہ وہ حیا فائدہ مند ہے۔ اس حیا کے نتیجے میں تمہارے لامتناہی فوائد منسلک ہیں' اس سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کر دیا کہتے ہیں یا کہیں گے (-) کہ اللہ نے اس مثل سے کیا ارادہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیسی فضول سی مثال ہے مچھر سے نہیں شرماتا۔

(فرمایا) وہ اس مثال کے ذریعے بہتوں کو گمراہ بھی ٹھہرا دیتا ہے یا گمراہ کر دیتا ہے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بھی بنتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہے' کفار نہیں کہہ رہے۔ کفار تو کہتے ہیں (-) خدا نے یہ کیسی فضول سی مثال دے دی ہے۔ اللہ فرماتا ہے یہ مثال فضول نہیں اسی مثال کے نتیجے میں بہت سے ایسے ہیں جو گمراہ ہو جائیں گے اور صرف نقصانات اٹھائیں گے جیسے ملیریا' عضوں کو تو مار کے ہی چلا جاتا ہے ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور بعض ایسے ہیں جن کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تو فرمایا اسی مثال پر غور کرنے کے نتیجے میں بہت سے لوگ ہیں جو اللہ کی عظمتوں کے مزید قائل ہوتے چلے جائیں گے اور کثرت سے ایسے اللہ کے بندے ہیں جن کے لئے یہ مثال اس پہلو سے فائدہ مند ہوگی۔

اور یضل بہ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ لوگ مراد ہیں جو اس کے ظواہر کو دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں نہایت فضول' بے معنی مثال ہے جس کے نتیجے میں وہ اور بھی زیادہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن (-) اس سے اللہ تعالیٰ سوائے فاسقوں کے' سوائے بدکرداروں کے اور نافرمانوں کے کسی کو گمراہی میں نہیں بڑھاتا۔ تو یہ آیت کریمہ ہے جس کا مضمون اب احادیث نبویہ کے حوالے سے میں شروع کرتا ہوں۔ یہی کیفیت آنحضرت ﷺ کے طرز عمل میں بھی دکھائی دیتی ہے کہیں شرماتے ہیں' کہیں نہیں شرماتے۔ کہیں اتنا شرماتے ہیں کہ دیکھنے والے کہتے ہیں کنواری عورت سے بھی زیادہ شرم ہے۔ کہیں ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جس سے عام لوگ شرما جائیں مگر آپ قطعاً نہیں شرماتے۔ تو یہ مضمون کیا ہے جب تک ہم سمجھیں گے نہیں ہمیں علم نہیں ہو سکے گا کہ ہمیں کہاں شرمانا چاہئے اور کہاں نہیں شرمانا چاہئے۔

پہلی حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب رفع یدین سے لی گئی ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **تمہارا رب بہت ہی باحیا اور کریم ہے۔ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے تو اسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ ان ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔**

اب حیا کا یہ مضمون بھی ہے اللہ کا۔ ورنہ اللہ تو انسانی صفات سے بہت بالا ہے تو جس طرح بعض دفعہ کسی التجاء کرنے والے کے ہاتھ کو دھتکارتے ہوئے' خالی لوٹاتے ہوئے انسان شرماتا ہے۔ بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں کہ وہ واپس لوٹا ہی نہیں سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سلوک فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بندہ مراد نہیں بلکہ وہ بندے مراد ہیں جو خود بھی حیادار ہوں اور یہ مضمون اس میں داخل ہے اس کو سمجھے بغیر آپ اس مضمون کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

اگر آپ ہاتھ اٹھائیں اور ہر دفعہ ہاتھ اٹھانے پہ دعا قبول ہو جائے تو آپ نے اخباروں میں (لوگوں) کی تصویریں نہیں دیکھیں کس طرح ہاتھ اٹھا اٹھا کے دکھاتے ہیں اور تصویریں کھنچواتے ہیں اور ایک ذرہ بھی ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ساری دعائیں رد ہو جاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ کوئی شخص بہت تکلیف کی حالت میں تھا' اس نے مجھے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں مرجاؤں۔ تو میں نے کہا تمہارے لئے یہ دعا ہو ہی نہیں سکتی' ناممکن ہے۔ کیونکہ مجھ سے اگر یہ توقع ہو کہ میں کسی احمدی کے لئے دعا کروں کہ مرجائے تو یہ محض جھوٹ ہے۔ یہ توقع تمہاری کبھی پوری نہیں ہوگی اور مولوی جو بددعائیں تم پر کریں گے وہ تمہیں ماں کے دودھ سے زیادہ لگیں گی تو ان کی بددعائیں بھی تمہارے کام نہیں آسکتیں' وہ دعا بن کر لگیں گی پھر۔ یہ جو ہاتھ اٹھاتے ہیں اور آپ ان کے چہرے دیکھتے ہیں جب بھی احمدیت کے خلاف بددعا کرتے ہیں ان کی قبول نہیں ہوتیں۔

اس لئے اس بات سے نہ ڈریں کہ اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اٹھے ہوئے ہاتھوں سے کہ انہیں خالی لوٹا دے۔ جن کے دل خالی ہوں' حیا سے خالی ہوں ان کے ہاتھ خدا ضرور لوٹاتا ہے۔ اسی طرح خالی ہاتھ لوٹا دیا کرتا ہے۔ تو اس مفہوم کو سمجھنا چاہئے۔ **جن کے دلوں میں حیا ہو وہ دوسروں کے ہاتھ خالی لوٹانا نہیں چاہتے' اللہ ان کے ہاتھ کیسے لوٹا دے گا۔** پس اگرچہ یہ مضمون کھلے لفظوں میں ظاہر نہیں فرمایا گیا مگر لازماً اس میں داخل ہے۔ **اللہ ان کے خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتا ہے جو اس کے بندوں کے خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتے ہیں** اور جتنا وہ شرماتے ہیں اسی نسبت سے اللہ ان سے شرماتا ہے۔

دوسرا لفظ شرمانے کے علاوہ راوی نے احتیاطاً یہ بیان کیا ہے کہ شاید یہ کہا ہو کہ نامراد ٹھہرادے۔ تو شرماتا ہے کہ نامراد ٹھہرادے یا شرماتا ہے کہ خالی ہاتھ لوٹادے ایک ہی چیز

ایک اور حدیث قتادہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ ایک کنواری جس طرح حیا کرتی ہے اس طرح آپ حیادار تھے۔ جب آپؐ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس کا اثر ہم آپؐ کے چہرہ مبارک سے محسوس کرتے۔ یعنی آپؐ کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چل جاتا تھا کہ یہ بات آپؐ کو پسند نہیں آئی۔ بالعموم آپؐ اس کا اظہار زبان سے نہ فرماتے۔ یہ لفظ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے بڑھا دیئے ہیں۔ صرف راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ آنحضور ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم ہمیشہ چہرے سے اندازہ کیا کرتے تھے کہ ناپسند کیا ہو گا۔

یہ حدیث ایک طرف اور دوسری طرف وہ احادیث جہاں کسی چیز کو ناپسند کیا تو اس قدر جوش سے اس کے خلاف تقریر فرمائی ہے کہ بعض دفعہ صحابہ یہ دعا کرتے تھے کہ کاش اب رسول اللہ ﷺ خاموش ہو جائیں اور اتنا زیادہ اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں کہ اس مکروہ بات کے خلاف کہتے چلے جا رہے ہیں۔ تو اب یہ دو باتیں سمجھنے کے لائق ہیں۔ اگر آپ نہیں سمجھیں گے تو آنحضرت ﷺ کی ذات کی طرف گویا تضاد منسوب کریں گے جو ناممکن ہے۔ **نہ خدا کے قول میں تضاد ہے نہ خدا کی تخلیق کامل یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں کسی قسم کا تضاد ہے۔** اب میں باقی احادیث کی روشنی میں اس مضمون کو آپ کے سامنے کھولتا ہوں۔

اب ایک طرف تو حیا کا یہ عالم کہ منہ سے بولتے ہی نہیں اور صرف چہرہ بتاتا ہے' دوسری طرف عورتیں اپنی ذاتی باتیں کر رہی ہیں جن کا ان کے حیض وغیرہ سے تعلق ہے اور ایسی باتیں ہیں جو آپ کسی مجلس میں بیان کریں تو کچھ شرم محسوس کریں گے۔ مگر اللہ کا رسولؐ نہ صرف یہ کہ شرماتا نہیں بلکہ ان خواتین کی تعریف فرما رہا ہے کہ انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ دوسرے سن رہے ہیں اور تعریف اس لئے کہ دوسرے نہ سنتے تو ان کی تعلیم و تربیت نہ ہوتی۔ تو ایسی باتیں جو بظاہر شرمانے والی ہیں ان سے ایک عورت ہے جو شرما نہیں رہی اور کھل کر باتیں کرتی ہے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ کیسی عمدہ عورت ہے اس نے ان باتوں کو کھول کر بیان کیا کیونکہ اگر وہ تنہائی میں چھپ کر کرتی تو پھر یہ خطرہ تھا کہ باقی لوگوں کی تربیت اس معاملے میں نہ ہو سکتی۔

یہ حدیث یہ ہے 'ایک لمبی حدیث سے ایک ٹکڑا لیا گیا ہے' ایک انصاری خاتون کے متعلق ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے میاں بیوی کے تعلقات کے بعد نہانے کے متعلق سوال کئے۔ اس روایت کے آخر پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصاری خواتین کی تعریف فرمائی۔ یہ انصاری خواتین کتنی اچھی ہیں۔ فرمایا انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں انہیں حیا دین سیکھنے سے نہیں روکتی اور **حیا اچھی بھی ہے اور بری بھی ہے۔ حیا اگر دین سیکھنے کے بارے میں آئے تو یہ حیا نہیں' بے حیائی ہے۔ اور دین سکھانے کے متعلق آئے تو یہ بھی حیا نہیں بے حیائی ہے۔** تو یہ دونوں سبق اسی حدیث سے مل گئے کہ بعض موقع پر رسول اللہ ﷺ کنواری سے بڑھ کر حیادار اور بعض موقع پر جہاں اعلیٰ مقصد پیش نظر ہو بے حد کھل کر بات کرنے والے۔ جہاں عام آدمی اپنے مزاج کی کمزوری کی وجہ سے شرما جاتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نہیں شرماتے۔

ترمذی باب النکاح سے یہ حدیث لی گئی ہے اور مسند احمد بن حنبل میں بھی یہی حدیث ہے۔ حضرت ایوب ؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا چار باتیں انبیاء کی سنت میں سے ہیں۔ سنن المرسلین یعنی پیغمبروں کی سنت میں سے ہیں۔ یہاں انبیاء کا لفظ ترجمے میں غلط ہو گیا ہے۔ میں نے اس لئے دوبارہ دیکھا ہے کیونکہ یہاں جس پیغام کے ساتھ آتے ہیں اس پیغام کا ذکر ہونے کے لحاظ سے مرسلین ہونا چاہئے تھا اور لفظ مرسلین ہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مرسلین کی سنت میں سے ہے التعطر والنکاح والسواک والحیاء

یہ بھی یاد رکھیں کہ خوشبو لگا کر پھرنا یہ (دین) کا حصہ ہے کیونکہ اگر کسی کے بدن سے بدبو آتی ہے تو وہ لوگوں کو کچھ تکلیف ضرور پہنچاتا ہے۔ بعض دفعہ گندے پاؤں کے ساتھ' گندی جرابوں کے ساتھ بچے نماز پڑھتے ہیں یا بڑے بھی' جو پچھلے پڑھنے والے ہیں ان کی نمازیں تو بالکل تباہ ہو جاتی ہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ سجدہ جلدی ختم ہو۔ بجائے اس کے کہ سجدے میں اور دعائیں کریں وہ سجدہ ختم کرنے کی دعا کرتے ہیں تو یہ نقصان ہے۔ فرمایا مومن (-) کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کے بدن سے بدبو آئے۔ اس کا برعکس زیب دیتا ہے' اس کے بدن سے خوشبو اٹھنی چاہئے۔

شادی کرنا' مراد یہ ہے کہ **جس طرح یہود کے بعد عیسائیوں نے رہبانیت اختیار کر لی تھی اور اس کو نیکی سمجھتے تھے فرمایا یہ نیکی نہیں ہے' انبیاء کی سنت کے خلاف ہے اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔** جو طبعی جذبات انسان کے اندر خدا نے پیدا فرمائے ہیں ان کے برمحل استعمال سے شرمانا نہیں چاہئے اور یہ دونوں مضمون دراصل اس لحاظ سے حیا سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اس بات سے شرماؤ کہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ۔ اس بات سے نہ شرماؤ کہ جہاں اللہ نے بعض چیزوں کی اجازت دی ہے جو ویسے تم دنیا سے چھپاتے پھرتے ہو یعنی وہ تعلقات جہاں اجازت نہ ہو ان کو چھپانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں مگر ان تعلقات کو چھپاؤ بھی مگر علم ہو سب کو کہ وہ تعلقات ہیں۔ یہ ہے مضمون جس کے متعلق فرمایا کہ یہ مرسلین کی سنت میں سے ہے۔

مسواک کرنا' یہ دراصل اپنے منہ سے اٹھنے والی بدبو کو روکنے کے لئے اور لوگوں کو اپنی بدبو سے بچانے کے لئے دونوں طرح ہے اور پھر چونکہ منہ سے اللہ کا ذکر ہوتا ہے فرمایا کہ ایسے منہ سے خدا کا ذکر نہ کرو جس سے بدبو اٹھتی ہو۔ اور آخر پر فرمایا حیا' حیا بھی تمام پیغمبروں کی سنت تھی۔ اب اس مضمون کے جو باقی حصے ہیں وہ انشاء اللہ آئندہ خطبات میں میں بیان کروں گا۔ اب وقت ختم ہو گیا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11- دسمبر 1998ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 9- فروری 1999ء

12-45 رات- جرمن سروس۔
1-45 رات- چلڈرنز کارنر۔
2-10 رات- روحانی خزائن۔
3-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس۔
4-15 رات- نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات- تلاوت- درس الحدیث- خبریں۔
5-55 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر8
6-20 صبح- لقاء مع العرب۔
7-20 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- کبڈی فائنل۔
8-05 صبح- اردو کلاس۔
9-10 صبح- نارویجین زبان سیکھئے۔
9-40 صبح- ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر8
12-20 دوپہر- پشتو پروگرام۔
1-20 دوپہر- روحانی خزائن۔
2-05 دوپہر- لقاء مع العرب۔
3-25 سہ پہر- اردو کلاس۔
4-30 شام- طبی معاملات- بچوں کی دیکھ بھال۔
5-05 شام- تلاوت- خبریں۔
5-35 شام- فرنچ زبان سیکھئے۔
6-05 رات- انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات- بنگالی سروس۔
8-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 9-2-99
9-15 رات- لقاء مع العرب۔
10-25 رات- نارویجین پروگرام۔
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث۔
11-35 رات- اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 10- فروری 1999ء

12-40 رات- جرمن سروس۔
1-40 رات- چلڈرنز کارنر۔
2-15 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو۔
2-45 رات- ہماری کائنات۔
3-20 رات- ترجمہ القرآن کلاس- 9-2-99
4-20 رات- فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 رات- تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں۔
5-50 رات- چلڈرنز کارنر۔
6-25 صبح- لقاء مع العرب۔
7-25 صبح- چلڈرنز کارنر- واقفین نو۔
8-00 صبح- اردو کلاس۔
9-05 صبح- فرنچ زبان سیکھئے۔

اطلاعات و اعلانات

9-45 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- حدیث- خبریں
11-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-15 دوپہر- سواحیلی پروگرام- خطبہ جمعہ 16-2-96
1-25 دوپہر- درس الحدیث-
1-45 دوپہر- ہماری کائنات-
2-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-15 سہ پہر- اردو کلاس-
4-25 شام- درثمین-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- جرمن زبان سیکھئے-
6:10 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات- بنگالی سروس-
8-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
9-20 رات- لقاء مع العرب-
10-20 رات- فرنچ پروگرام-
11-05 رات- تلاوت- تاریخ احمدیت-
11-25 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 11- فروری 1999ء

12-30 رات- جرمن سروس-
1-30 رات- چلڈرنز کلاس-
2-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
3-20 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-25 رات- جرمن زبان سیکھئے-
5-05 رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-55 رات- چلڈرنز کلاس-
6-25 صبح- لقاء مع العرب-
7-45 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
8-05 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- جرمن زبان سیکھئے-
9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس-
12-15 دوپہر- سندھی پروگرام-
1-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-05 سہ پہر- اردو کلاس-
4-15 شام- کوئز- تاریخ احمدیت-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- عربی زبان سیکھئے-
5-55 شام- انڈونیشین پروگرام-
7-00 رات- بنگالی سروس-
8-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
10-20 رات- سویڈش پروگرام- مجلس سوال و جواب-
11-00 رات- تلاوت- درس ملفوظات-
11-35 رات- اردو کلاس-

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

تقریب شادی

○ مکرم نور احمد ناصر صاحب ابن مکرم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب واقف زندگی کے نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ الحیٔ عتیقہ صاحبہ بنت مکرم مہر محمد شفیع صاحب مرحوم کا اعلان محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے مورخہ 29- جنوری 1999ء بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں کیا-

مورخہ 30- جنوری کو دلہن کی تقریب رخصتانہ بیت السلام محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ سے متصل میدان میں بعد نماز عصر منعقد ہوئی- جس کے آخر میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی-

اس سے اگلے روز مورخہ 31- جنوری بروز اتوار بعد عصر مکرم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب نے اپنے مکان "کانو لاج" نزد بیت الشناء' محلّہ دارالعلوم غربی پر دعوت ولیمہ کا بصورت چائے اہتمام کیا جس میں احباب و خواتین نے بکثرت شرکت فرمائی- تقریب کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دعا کروائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے-

○ مکرم مقصود رضا ابن مکرم محمد احمد قمر سنوری صاحب کا نکاح صوفیہ مقصود بنت عبدالرشید صاحب کے ساتھ بعوض -/50000 روپے حق مہر مورخہ 98-12-16 کو محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ و ضلع نے بمقام سیالکوٹ پڑھا اگلے روز مورخہ 98-12-17 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا آخر میں محمد افضال صاحب مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے دعا کرائی احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ عطیۃ المالک بنت مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا کا نکاح ہمراہ مکرم شاہد سلیم صاحب ولد مکرم چوہدری ناصر احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ حال کینیڈا بعوض حق مہر دس ہزار کینیڈین ڈالر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں مورخہ یکم جنوری 99ء کو بعد نماز عصر پڑھا-

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے- آمین-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ مکرم عبدالرؤف خان صاحب ابن مکرم حمید اللہ خان صاحب حال مقیم جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ مسرت کوثر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر ملک منصور احمد روہتاسی دارالنصر غربی ربوہ سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ مہر پر مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی الف حلقہ اقبال نے مورخہ یکم فروری 1999ء کو بیت اقبال دارالنصر غربی میں پڑھا اور دعا کرائی-

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ آغا خان یونیورسٹی نے سال اول MBBs میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- تعلیمی قابلیت میں کم از کم F.Sc (پری میڈیکل) کم از کم 60 فی صد نمبروں کے ساتھ ہونا لازمی ہے- داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیر کرنا لازمی ہوگا جو فزکس- کیمسٹری- بیالوجی- انگریزی وغیرہ پر مشتمل ہوگا- داخلہ فارم 250 روپے کے عوض ادارہ سے یا Soneri بینک کی شاخیں واقع فیصل آباد- گلگت- گوجرانوالہ- حیدر آباد- لاہور- میرپور کشمیر- ملتان- پشاور- کوئٹہ- راولپنڈی- سیالکوٹ اور سکھر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں-

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11- مارچ 1999ء ہے-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ وہ احمدی طلباء و طالبات جو ماسٹرز- ایم فل- پی- ایچ- ڈی اور پوسٹ ڈاکٹریٹ پروگرام کے لئے تحقیقی مقالے لکھتے ہیں وہ دیگر احمدی طلباء و طالبات کے استفادہ کے لئے مندرجہ ذیل مواد ارسال کریں-

1- مقالہ کی ایک کاپی مرکزی "خلافت لائبریری" ربوہ کو ارسال کریں-

2- مقالہ کا ABSTRACT نظارت تعلیم- صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو ارسال کریں-

---

○ وہ طلباء و طالبات جو پاکستان میں کسی بھی حکومتی پروفیشنل ادارہ میں داخلہ حاصل کر رہے ہوں- وہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور ارسال کریں-

1- شعبہ کا آخری اوپن میرٹ
2- ادارہ/ شعبہ کا پراسپکٹس
3- اپنا عارضی/ مستقل ایڈریس
4- ادارہ سے متعلق دیگر معلومات

جو طلباء و طالبات دوران سال نظارت ہذا کو کسی بھی مشکل میں رابطہ کرتے ہیں ان کی بروقت رہنمائی کے لئے یہ معلومات بے حد معاون و مددگار ثابت ہوتی ہیں- (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر سلیم قیصر صاحب کی والدہ محترمہ امۃ الرحیم سلمٰی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد اکرم صاحب جو حضرت قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں آج کل بیمار ہیں اور بوجہ آپریشن فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں-

○ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب سول لائن گوجرانوالہ بعارضہ قلب و شوگر CCU وارڈ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں- درخواست دعا ہے-

○ مکرم رانا عبدالماجد خاں صاحب 10/21 دارالعلوم غربی ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم رانا عبدالغفور خاں صاحب صدر محلّہ باب الابواب ربوہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے

○ مکرم منظور احمد صاحب بھٹی دھیر کے کلاں ضلع گجرات کافی عرصہ سے دمہ، گردن میں وائرس اور کمزوری کی وجہ کافی بیمار ہیں-

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوفی سلطان محمود صاحب مرحوم آف عنایت پور بھٹیاں مختصر علالت کے بعد مورخہ 99-1-28 بعمر 81 سال فیکٹری ایریا ربوہ میں انتقال فرما گئے ہیں- مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 99-1-29 بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ بیت اقصیٰ میں ادا کی گئی جمعہ کے فوراً بعد قبرستان عام ربوہ میں تدفین ہوئی- بعدہ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی- موصوف انتہائی نیک متقی خدا ترس تھے احمدیت کی بنا پر تمام خاندان نے آپ سے قطع تعلق کر لیا جسے آپ نے آخر عمر تک بڑے صبر سے برداشت کیا- موصوف نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں-

جن میں سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ حال پھور کوٹلی 117 ضلع شیخوپورہ اور سلطان بشیر طاہر کارکن وکالت دیوان (حدیقۃ المبشرین) ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے- آمین-

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں
نوادر سیٹلائٹ
پروپرائیٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3- مال روڈ لاہور 5400
فون نمبرز آفس 7351722 7352212

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 6- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
8- فروری غروب آفتاب- 5-51
9- فروری طلوع فجر- 5-30
9- فروری طلوع آفتاب 6-55

عالمی خبریں

عرب مجاہد کے بدلے 50 لاکھ ڈالر

امریکہ نے عرب مجاہد کو امریکہ کے حوالے کرنے کے بدلہ میں 50 لاکھ ڈالر ادا کرنے کی پیشکش کی ہے طالبان نے یہ پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اسلام آباد میں طالبان کے نمائندوں اور امریکہ کے مذاکرات میں امریکہ کو یقین دلایا گیا کہ عرب مجاہد کو آپ کے خلاف کارروائی نہیں کرنے دیں گے۔ تاہم فریقین نے کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا۔ طالبان کے وزیر خارجہ نے عرب مجاہد کو افغانستان سے نکالنے سے انکار کر دیا۔

ایران سے تعلقات نہ رکھیں

برطانوی 150- ارکان پارلیمنٹ نے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ تعلقات نہ رکھے جائیں۔ وہاں انسانی حقوق پامال کئے جاتے ہیں۔ بین الاقوامی دہشت گردوں کو شہ دی جاتی ہے۔ وہاں جمہوری نمائندگی کا نظام نافذ نہیں ہے۔

یوسف رمزی کا ہرجانے کا دعویٰ

امریکہ میں چھ سال قبل دنیا کی سب سے بلند عمارت ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم دھماکہ کرنے کے جرم میں سزائے موت اور 240 سال قید کی سزا بھگتنے والے مسلمان یوسف رمزی نے امریکی حکومت کے خلاف اپنے اوپر ہونے والے تشدد کے الزام میں 11- لاکھ ڈالر ہرجانے کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

داستان عشق پھر سنائیں

امریکی ری پبلکن سینیٹروں نے 30- صدر امریکہ بل کلنٹن سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سینٹ میں آکر پھر سے داستان عشق سنائیں۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ کو صدر کو طلب کرنے کا اختیار نہیں امید ہے کہ کلنٹن بیان دیں گے۔ صدر پہلے ہی سینٹ میں آنے سے انکار کر چکے ہیں۔ سینٹ نے تینوں گواہوں پر جرح مکمل کر لی۔ ان میں مونیکا لیونسکی بھی شامل ہے۔ سینٹ نے مونیکا کے بیان کی ویڈیو فلم ذرائع ابلاغ کو جاری کرنے کی منظوری دے دی۔

امریکی شہریوں کو روک دیا گیا

امریکہ نے دہشت گردی کے خطرے کے پیش نظر امریکی شہریوں کو پاکستان کا سفر کرنے سے روک دیا ہے۔ افغانستان پر ایک اور حملے کا خدشہ ہے۔ امریکہ ایک بار پھر اسامہ کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔ امریکی دفتر خارجہ نے کہا کہ اسامہ کے ساتھی امریکیوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔

چیچنیا میں اسلامی نظام

چیچنیا کے صدر نے ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ یہ مطالبہ اپوزیشن نے کیا تھا۔ قرآن پر مبنی قوانین ملک بھر میں نافذ کئے جائیں گے۔ اس فیصلے سے بدعنوانی ختم کرنے میں مدد ملے گی اور ملک کو استحکام حاصل ہوگا۔

بنگلہ دیش وزیراعظم کے خلاف توہین

عدالت کیس

بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ کے خلاف سپریم کورٹ کے فل بنچ نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس درخواست کی بنیاد حسینہ واجد کے ہائی کورٹ سے 12 سو افراد کی ضمانت پر ریمارکس کو بنایا گیا ہے۔ اپوزیشن کے حامی سینیئر وکیل نے کہا کہ رٹ کا مقصد سیاسی نہیں۔ عدلیہ کی آزادی کا تحفظ ہے۔

کوسوو میں نیٹو افواج

صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے خیال ظاہر کیا ہے کہ کوسوو میں نیٹو فوج 5 سال کے لئے متعین کی جاسکتی ہے اس امن فوج میں 4 ہزار امریکی فوجی شامل ہوں گے۔ امریکی وزیر دفاع جرمنی سے مشورہ کے لئے بون پہنچ گئے۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں 15- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ 9 حریت پسند شہید ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

پنجاب اسمبلی کا احتجاج واپڈا کے خلاف

پنجاب اسمبلی کے ارکان واپڈا کی اراکین پنجاب اسمبلی کے خلاف کارروائیوں پر بھڑک اٹھے۔ چیئرمین واپڈا کی ایوان میں طلبی کا مطالبہ کیا گیا۔ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے کہا کہ اراکین اسمبلی کی پگڑیاں نہ اچھالی جائیں۔ انہوں نے صوبائی وزیر راجہ بشارت سے کہا کہ وزیر اعلیٰ سے بات ہو گئی ہے وہ اس سلسلے میں وزیراعظم سے ملاقات کریں گے۔ اراکین اسمبلی نے واپڈا اور فوج کے خلاف سخت تقاریر کیں۔ حکومت اور اپوزیشن اس مسئلے پر ایک ہو گئے۔ نجیب اللہ نیازی، صفدر شاکر، سعید اکبر اور دیگر اراکین اسمبلی نے واپڈا پر ناجائز زیادتیوں کا الزام لگایا۔ عاشق گوپانگ، رانا ثناء اللہ خان، ثاقب خورشید اور خواجہ سعد رفیق نے بھی تند و تیز تقاریر کیں۔

یوم یکجہتی کشمیر

کشمیر کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کے لئے 5- فروری کو ملک بھر میں جلسے جلوس منعقد کئے گئے احتجاجی ریلیاں ہوئیں۔ ملک میں تعطیل رہی۔ اخبارات نے خصوصی اشاعتیں نکالیں۔ ریڈیو ٹی وی نے دن بھر اس دن کی مناسبت سے پروگرام پیش کئے۔

ڈبل سواری پر پابندی میں توسیع

حکومت پنجاب نے ڈبل سواری پر پابندی کی مدت میں 5- مارچ تک توسیع کر دی ہے۔

سوئس عدالت کا فیصلہ

سوئٹزر لینڈ کی سپریم کورٹ کے ایک تازہ فیصلے سے حکومتی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس فیصلے میں سوئس عدالت نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے بے نظیر بھٹو کے خلاف جو دستاویزات پیش کی تھیں وہ جعلی ہیں۔ عدالت نے حکومت پاکستان کو کہا ہے کہ وہ اس مقدمے پر ہونے والے کروڑوں روپے کے اخراجات فوری طور پر ادا کرے۔ اس فیصلے سے سیف الرحمٰن کی پوزیشن کو سخت دھچکا لگا ہے۔ اور عوامی حلقوں میں ان کی پوزیشن اور کمزور ہو گئی ہے۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ احتساب بیورو کی گھڑی ہوئی کہانیاں طوطا مینا کی من گھڑت داستانیں ہیں۔ ترجمان نے سیف الرحمٰن کو گرفتار کرنے اور اس کے خلاف جعلسازی کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

جنرل کا شکریہ

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سماجی برائیوں کے خلاف جہاد میں تعاون پر جنرل پرویز مشرف کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے یہ بات آزاد کشمیر کے برفپوش علاقے میں یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔

کوئی چارج شیٹ نہیں ملی

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ہر کوئی مجھ سے مل سکتا ہے۔ مجھے اپوزیشن کی کوئی چارج شیٹ نہیں ملی۔

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی 14/141 رقبہ ۱۵ مرلہ - بجلی - پانی - گیس اور فون کی سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ فون :-
ربوہ : 04524-213233
پشاور: 091-277219
اعجاز احمد سلہری

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ائیر کولر • ائیر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
☎: 7223347-7239347-7354873

دنیا کے بہترین ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز ☎: 212352
الفلفا - ڈمیانہ - بربرس - ایڈفاس 20ML 45 روپے/-
اشوکا 20ML 65 روپے/- (ہومیوپیتھک ادویات کا ہول سیل مرکز)
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ

جنرل سٹور برائے فروخت
بہترین حالت میں چلتا ہوا جنرل سٹور فروخت کیلئے دستیاب ہے۔
خواہشمند احباب فوری رابطہ کریں۔
وقار جنرل سٹور
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ : 212868

ہمارے ہاں حبشی روم کولرز • گیزرز • کوکنگ رینج روم ہیٹرز • ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
☎ 5114822
5118096

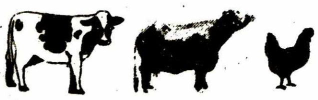
کیور یٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771